New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
بھوت سیریز
شی
زین علی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شی

از زین علی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اس روز بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔سیاہ بادلوں سے چھم چھم بارش کے قطرے گر رہے تھے۔

وہ خالی سڑک پہ یوں چل رہا تھا جیسے کسی پارک میں ٹہل رہا ہو۔سانولے رنگ کا وہ لڑکا بارش میں بھیگتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔سر کے بال بارش کے باعث ماتھے پہ گرے تھے۔اس کی چمکیلی آنکھیں کوئی تو داستاں سنا رہیں تھیں۔اسے جیسے بارش محسوس ہی نہ ہو رہی ہو۔وہ چلتا چلتا ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے رکا۔گھر نہایت کھستہ حال تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دروازے پہ دستک اور ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔بارش پہلے سے زیادہ تیز ہو چکی تھی۔

کسی نے دروازہ کھولا۔بادل گرجے اور بارش میں تیزی آگئی۔

اندھیرے کے باعث اس کی شکل نظر نہیں آئی۔

وہ کوئی لڑکی تھی۔اس نے ہاتھ میں پکڑی لالٹین کو اپنے منہ کے برابر کیا۔

وہ لڑکی کسی پری کی طرح خوبصورت تھی۔موٹی موٹی آنکھیں گلابی ہونٹ جو لالٹین کی روشنی کے باعث سرخ لگ رہے تھے۔

لڑکی نے آنکھوں میں کاجل لگا رکھا اور اپنی موٹی آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔جو خاموشی کا بت بنا سامنے کھڑا تھا۔

"کیا چاہئے تمھیں" اس لڑکی نے دھیمے لہجے میں کہا اور پھر اسے دیکھنے لگی۔

بارش کی بوندیں اس لڑکے پر گر رہی تھی مگر وہ مسلسل اس خوبصورت لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے بولنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ بادل گرجے تو اس لڑکی کی چیخ فضا میں بلند ہوئی۔

اس نے فوراً دروازہ بند کیا اور بھاگتے قدموں کی آواز اس لڑکے کے کانوں سے ٹکرائی۔شاید وہ بجلی چمکنے سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

اس لڑکے نے دوبارہ دستک دی لیکن اس بار کسی نے دروازہ نہیں کھولا۔وہ دستک دیتا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہامگر جب وہ تھک گیاتواسی دروازے کے سامنے دھڑام سے گر گیا۔کمزوری کی وجہ سے شاید یاوہ زندگی سے ہار چکا تھا۔

صبح ہونے تک بارش تھم چکی تھی۔گلی میں لوگوں کی چہل پہل تھی۔اس لڑکے کی آنکھیں ابھی تک بند تھیں۔اس کے ارد گرد بہت سے لوگ کھڑے تھے کچھ چھاتا پکڑے کھڑے تو کچھ برساتیاں پہنے۔یقیناً وہ اس محلے کے رہنے والے تھے۔سب لوگ اسے دیکھ کر اپنے اپنے لحاظ سے باتیں بنارہے تھے۔کچھ اسے پاگل سمجھ رہے تھے تو کچھ اسے بھیک مانگنے والا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی رات والی لڑکی نے دروازہ کھولا تو حیران رہ گئی کہ وہ لڑکا ابھی بھی وہاں ہے۔ہلکی ہلکی بوندہ باندی شروع ہوگئی اور لوگ وہاں سے جانے لگے۔وہ چھتری لیے اس کے پاس آئی اور اسے ہلا کر جگانے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ بیہوش ہو چکا تھا۔اس نے اسے گھر کے اندر کیا بنا یہ سوچے کہ لوگ اس کے بارے میں غلط سوچیں گے۔اس نے اس لڑکے کے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے اور اسے زور زور سے ہلانے لگی۔بادل گرجے اور بارش تیز ہو گئی۔اس لڑکے کو ہوش آچکا تھا۔

"مجھے ایک گلاس پانی دینا" اس لڑکے نے اپنی کمزور سی آواز میں کہا اور دوبارہ بیہوش ہو گیا۔

لڑکی بھاگتی ہوئی کچن میں گئی اور ایک گلاس اور پانی کا جگ لے آئی۔اس لڑکے کے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے تو وہ ہوش میں آنے لگا۔

اس لڑکی نے جلدی سے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگا دیا۔وہ پانی بنا سانس لیئے پی گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کون ہو تم اور میرے گھر کے باہر بیہوش کیوں ہو گئے تھے" اس نے ہمدردی سے اس لڑکے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بارش تیز ہو چکی تھی اور بادل گرج رہے تھے۔موسم بہت خراب ہو رہا تھا۔بارش کی تیزی کے باعث سارا محلہ قبرستان کی مانند خاموش سا ہو گیا تھا۔سب لوگ گھروں اور دکانوں میں جا چکے تھے۔ہر طرف بارش کی چھم چھم کی آواز تھی۔

"تم کون ہو؟"اس لڑکی نے اسے خاموش دیکھا تو پریشانی سے دوبارہ پوچھا۔

"نام" وہ ایک پل کو رکا اور پھر بولا "میر" اس لڑکے نے یوں کہا جیسے اسے بولنے میں دشواری ہو رہی ہو۔

"میر مجھے لگتا ھے تمھیں آرام کی ضرورت ھے تم آرام کرلو جب تم اچھے ہو جاؤ گے تب بات کریں گیں" اس خوبصورت لڑکی نے اسے ہمدردی سے کہا اور اسے سہارا دے کر ایک کمرے میں لے آئی اور اسے بستر پہ لٹا دیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_

محلے والے اس گھر کو "بھوت گھر" کہتے اور اس کے قریب جانے سے گریز کرتے۔ سب اس گھر سے خوف کھاتے اور اس گھر سے دور رہتے۔ چار سال پہلے یہاں

گھر کے تین افراد نے پھانسی لے کر خودکشی کرلی تھی اور تب سے ہر کوئی اپنی اپنی کہانی سناتا پھرتا ھے۔ مگر سب سے زیادہ مشہور کہانی یہ ھے کہ یہاں اک بھوت رہتا ھے جو یہاں آنے والوں کو مار دیتا ھے۔ لیکن یہ صرف فرضی کہانیاں تھیں حقیقت نہیں۔ چار سال پہلے ہوئے حادثے کے بعد یہاں کوئی رہنے نہیں آیا مگر آج صبح کچھ الگ ہوا۔

دو لڑکے اور دو لڑکیاں وہاں اپنے چند بیگز اٹھائے دروازہ کے سامنے رکے اور گھر کو تکنے لگے۔ شاید وہ وہاں رہنے آئے تھے۔ بارش رک چکی تھی مگر کالے بادل ابھی بھی چھائے تھے۔ ان میں ایک لڑکے نے دروازہ کھولا اور سب اندر چلے گئے۔ سارا گھر بہترین لکڑی کا بنا تھا اور بہت خوبصورت سجاوٹ ہو رکھی تھی۔ مگر اس گھر کو صفائی کی سخت ضرورت تھی۔ گھر کے بہت بڑا لان تھا اور گھر کے گرد لکڑی کی اونچی چار دیواری۔ بھوت گھر کا خطاب شاید کسی نے سوچ کر ہی دیا تھا۔

—

"میر تم ہو کون اور کہاں سے آئے ہو اور تمہارے ساتھ کیا ہوا ھے" اس نے اسے ہوش میں دیکھا تو پاس آ کر بیٹھ گئی اور ایک ہی سانس میں کئی سوال کر لئے۔

"تم کون ہو اور میں یہاں کیسے آ گیا" میر نے جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کر دیا۔

باہر موسم خراب ہونے لگا۔ بادل برسنے کو تیار تھے۔ سارا گھر خاموش سا تھا شاید وہ لڑکی اکیلی رہتی تھی۔

"میرا نام مومنہ ھے اور تم میرے گھر میں ہو۔ تم میرے گھر کے باہر بیہوش پڑے تھے تو میں نے تمھاری مدد کی اور اپنے گھر پناہ دی "

مومنہ نے کہا اور اسے دیکھنے لگی۔ وہ میر کو سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی جیسے کسی مجرم کو دیکھ رہی ہو۔

"مجھے لگتا ھے اسے کل رات کی کوئی بات یاد نہیں ھے" اس نے اپنے آپ سے کہا اور

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر کو ایک گلاس دودھ کا پکڑا دیا۔

"ویسے یہ تو بتا سکتے ہوں کہ کہاں رہتے ہو کس کے ساتھ رہتے ہو" مومنہ نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

بارش شروع ہو چکی تھی اور کالے بادل گرج رہے تھے۔ جیسے وہ برسنے سے پہلے علان کر رہے ہو۔ سورج بادلوں میں کہیں چھپ چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بارش تھم چکی تھی اور سورج اپنی تاپ سے سڑکوں کو سکھا رہا تھا۔ بھوت گھر میں آنے والے صفائی میں مصروف تھے۔

"منایہ کرسیاں اندر رکھ آؤ"اس لڑکی نے کہا۔وہ لڑکی نارمل سے چہرے پہ میک اپ کئے ہال میں جھاڑو لگا رہی تھی۔

"اچھا ایمن میں رکھ آتا ہوں مگر اس سے پہلے یہ بتاؤ کمال اور سویرا کہاں ھیں؟"اس سانولے لڑکے نے کہا جو کہ ایک کرسی پہ بیٹھا موبائل پر کوئی میسج کر رہا تھا۔

"وہ دونوں اپنے کمرے میں ہو گیں"ایمن نے اسے دیکھے بنا کہا اور جھاڑو لگاتے لگاتے ہال سے باہر نکل گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بارش بھر سے شروع ہو چکی تھی۔باہر شام ساسماں ہو چکا تھا اور گھر اندھیرے میں ڈھوبنے لگا۔ہر طرف نیم اندھیرا چھایا دیکھ،منانے ہال کی لائٹیس آن کیں اور اوپری منزل پہ چل دیا۔

اوپری منزل اب بلکل صاف ہو گئی تھی اور وہ کسی محل کی مانند چمک رہی تھی۔منانے دروازے پہ دستک دی اور دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔

"کون ھے اندر آجاؤ" کمرے سے کمال کی آواز آئی۔ منانے دروازہ کھولا اور اندر گھس گیا۔

اندر کمال اور سویرا کمرے میں بیٹھے کتابوں کا مطالعہ کر رہے تھے۔ دو سال پہلے ہی کمال اور سویرا کی شادی ہوئی تھی۔ کمال ایک گورا چٹا نوجوان تھا۔ نیلی آنکھیں اور بھورے بال۔

"سویرا پلیز کتاب کو رکھو اور دو کپ چائے بنادو" کمال نے کہا اور منا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سویرا منا کی بہن تھی اور منا کی طرح ہی سانولہ رنگ، موٹی کالی آنکھوں اور مناسب سا خوبصورت چہرہ۔

"کمال بھائی مجھے لگتا ھے گھر کل پرسوں تک نئے جیسا ہو جائے گا اور ہم یہاں آرام سے رہ سکیں گیں" منانے خوشی اور جوش سے کہا۔

"بلکل درست کہا" کمال نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اتنی دیر میں سویرا چائے کا ٹرے لے آئی اور چائے پیتے ہوئے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔

—

"مجھے کچھ یاد نہیں آرہا صرف اتنا یاد ھے کہ میں یہاں کسی مقصد سے آیا تھا" میر نے مومنہ کو دیکھا اور سوچ میں ڈوبتے لہجے میں کہا۔

"مجھے لگتا کسی ڈاکٹر سے تمھارا چیک اپ کروانا چاہتے" مومنہ نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔

میر سوچ میں ڈوبا چھت کو دیکھنے لگا اور اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ مومنہ اسے پکار رہی ھے۔

"میر صاحب "اس نے میر کا کندہ ہلاتے ہوئے زور سے کہا۔

"جی!!کیاہوا"اس نے چونک کر اس سے پوچھااور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"میر صاحب،ڈاکٹر صاحب آچکے ھیں "اس نے کہااور ساتھ ہی ڈاکٹر کو بیٹھنے کو کہا۔

ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں اور ہلکی ہلکی بارش شروع ہوگئی۔لوگ گھروں میں دبک گئے تھے۔بارش مزید تیز ہوتی ڈاکٹر بخار کی دوادے کر چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منایہ کرسیاں اندر رکھ آؤ"ایمن نے منا کو نیچے آتے دیکھ چیخ کر کہا۔

"کیوں تمھارے ہاتھ ٹوٹ گئے ھیں "منانے شرارت سے کہااور چھاتہ لے کر باہر نکل گیااور ایمن اسے بے بسی سے دیکھتی رہ گئی۔

"ایمن اوپر آؤ مجھے کچھ بات کرنی ھے" اوپری منزل سے کمال کی سنجیدہ آواز ایمن کی کانوں سے ٹکرائی تو وہ بھاگتی ہوئی اوپر چلی گئی۔

ایمن کمال کی چچازاد بہن تھی مگر وہ زیادہ تر اپنے بڑے ابو کے ہاں ہی رہتی تھی اور جب کمال، سویرا اور منا نے یہاں آنے کا پلان بنایا تو وہ بھی اس پلان کا حصہ بن گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے کتنی بار کہا ھے منا سے دور رہا کروں "

کمال نے دھیرے سے ایمن کو کہا۔ لہجے سخت اور حکم بھرا تھا۔

اندر آتی سویرا نے پورے ہوش و حواس میں اپنے محبوب شوہر کا جملہ سنا تھا۔

—

منا محلے کا چکر لگا کر واپس آچکا تھا اور اپنے کمرہ میں گرم سوپ پیتے پیتے موبائل پہ کوئی مسیج کر رہا تھا جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"کون ھے" منا نے بیزاری سے کہا۔

"میں ہوں منا" باہر سے سویرا کی آواز آئی اور وہ ساتھ ہی اندر گھس آئی۔

"تو کیسا لگا گھر اور محلہ "سویرا نے خوشدلی سے پوچھا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"جب میں گھر سے نکلا میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا کہ "دیکھو دیکھو بھوت گھر کے بھوت کے نئے شکار رہنے آ گئے" مگر میں اس بات کو نظر انداز کیا۔ تم بتانا چاہو گی یہ بھوت گھر کا کیا قصہ ھے" منا نے سادگی سے کہا اور وہ چیز پوچھی جس کا علم اس گھر میں کسی کو بھی نہیں تھا۔

"منا... مجھے تو نہیں پتا تم محلے میں اچھے لڑکوں سے دوستی کر و اور ان سے اس بارے میں پوچھ لینا اگر اتنا ہی اہم سوال ھے تو" سویرا نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا اور کمرے سے نکل گئی۔

رات کا وقت تھا بارش ہو رہی تھی۔ منا کی آنکھ کسی کے ہنسنے کی وجہ سے کھلی تھی۔ کوئی یوں ہنس رہا تھا جیسے کسی کو ٹارچر کرتے ہوئے ہنس رہا ہو۔ کوئی پاگلوں کی طرح زور زور سے قہقہے لگا رہا تھا۔

منا نے جلدی سے سلیپر پہنے اور آواز کی طرف چل دیا۔

بادل گرجے اور بارش میں تیزی آگئی۔ رات کی اس خاموشی میں وہ قہقہے اور بارش کی آواز عجیب سا ماحول بنا رہی تھی۔

منا قدم بڑھاتا اس آواز کی چل دی دیا۔

دوسرا باب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دیکھا کہ ایک سنہری مچھلی پانی میں تیر رہی ہے اور اچانک وہ مر گئی سارا پانی خون آلود ہو جاتا ہے۔اچانک میر کی آنکھ کھلی اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"آج موسم بہت خراب ہے شاید آج طوفان آئے"

مومنہ نے میر کو جاگتے دیکھ رپورٹر کے انداز میں چہک کر کہا اور ہنسنے لگی۔

وہ دونوں چائے پینے چھوٹے سے کچن میں آ گئے۔

"مومنہ مجھے لگتا ہے اب مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور یہاں سے رخصت ہو جانا چاہیے"میر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ویسے مومنہ تم اکیلی کیوں رہتی ہو اور تمہاری فیملی کہاں ہے؟"میر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا اور چائے کا ایک چھوٹا سا گھونٹ بھرا۔

"میری فیملی مجھے نہیں پتا میں یتیم ہوں اور یتیم خانے رہتی تھی۔ایک نیک عورت نے

میری شادی ایک یتیم لڑکے سے کروادی۔

میری بدقسمتی تھی جو میرا شوہر شادی کے ایک سال بعد ہی خدا کا پیارا ہو گیا۔ مجھے میرے شوہر سے بے پناہ عشق تھا۔ جب وہ گزر گئے تو میں اپنا خود کا آخری سہارا تھی۔

میں بچوں کو ٹیوشن دے کر اپنا پیٹ پالتی ہوں" مومنہ نے اپنے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو پونچ کر بھیگے سے لہجے میں اسے اپنی کہانی سنادی۔

"مومنہ مجھے یہ سب سن کے بہت دکھ ہوا"

میر نے مومنہ کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے افسوس سے کہا۔

"میر کیا تمہیں کچھ یاد آیا" مومنہ نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے پوچھا آواز ابھی تک نم تھی۔

"ہاں مجھے کچھ یاد تو آیا ھے مگر میں وہ سب خوفناک باتیں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ تمہارا پہلے ہی مجھ پہ بہت احسان ھے اور اب میں تمہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا" میر نے کھالی کپ میز پہ رکھا اور مومنہ کو دیکھنے لگا۔

مومنہ نے اس کی آنکھوں کی تاپ کو محسوس کرتے ہوئے آنکھیں جھکالیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھامیر صاحب آپ آرام کرلیں میں باہر جارہی ہوں کھانے کاسامان لینے" مومنہ نےپلکے جھکائے میر سے کہااور دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے باہر نکل گئ۔

"کون...ھے...وہاں" منانے آواز کاپیچھا کرتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھا مگر دوسری طرف سے مسلسل ہنسنے کی آواز جاری تھی۔ قہقہے اب رونے کی آواز میں بدل گئے تھے۔

"آخر کون ھے وہاں" منانے چِلا کر کہا۔

اچانک رونے کی آواز بند ہو گئ۔ منانے اوپری منزل چھان ماری لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ موسم نے انگڑائی لے لی تھی اور اب تیز ہواؤں کے ساتھ بارش شروع ہو چکی تھی۔ سارے گھر میں سناٹا تھا جیسے کوئی قبرستان ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منا کیا تم نے بھی ہنسنے کی اور پھر رونے کی آواز سنی" پیچھے کھڑی ایمن نے منا کو کھڑے دیکھ حیرانگی سے پوچھا۔

"کیا تمہیں بھی آوازیں آئیں" منا نے ایمن کو دیکھ آنکھیں گھما کر کہا۔

"ہاں میں آواز کا پیچھا کرتی یہاں آئی ہوں"

اس نے مڑتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

منا تنہا کھڑا رہا اور کافی دیر سوچنے کے بعد اپنے کمرے میں چلا گیا۔ بار بار لوگوں کی سنی باتیں یاد آنے لگیں۔ "بھوت گھر کے بھوت کے شکار" اور وغیرہ وغیرہ۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن منا ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا تھا جب سویرا نے رات والی عجیب آوازوں کا پوچھا۔

منا ایک دم سے حیران رہ گیا۔

"سوزی کیا تمہیں بھی وہ آوازیں؟" منا اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ کمال آ گیا تو فوراً خاموش ہو گیا۔ کمال صاحب کا بھوت پریت پر کبھی یقین نہیں تھا اور اگر اس طرح کی بات سن لیتے تو سارا دن لیکچر سننے میں گزر جاتا تبھی وہ فوراً چپ ہو گیا۔

بڑے سے ہال میں رکھا خوبصورت میز جس کے گرد بیٹھے وہ ناشتہ کرنے لگے۔

"میں دیکھتی ہوں" کسی نے صدر دروازے پہ دستک دی تھی تبھی ایمن نے کہا اور لمبے لمبے ڈھگ مارتی باہر نکل گئ۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بڑا سا ہال تھا اور لوگوں سے بھرا پڑا تھا۔

لوگ آپس میں شراب کے گلاس پکڑے باتوں میں مصروف تھے۔ موسم بہت خوبصورت تھا۔ ہلکی ہلکی بارش اور ٹھنڈی ہوائیں۔ کسی نے دروازہ کھولا۔ دروازہ اپنے آپ کھلتا گیا۔ جیسے دروازے کو سمجھایا ہو۔

وہ خوبصورت سی لڑکی تھی۔ شہزادیوں سا حسن اور ملکہ سی نفاست سے چلتی لوگوں

کے درمیان سے گزرتی ایک جگہ پہ رکی اور دائیں بائیں دیکھ پھر سے چلنے لگی۔اس کا پُر کشش لباس زمین پر یوں پھسل رہا تھا جیسے مکھن میں بال ہو۔کالے رنگ کا نفیس اور مہنگا لباس اور ایک ہاتھ میں سرخ رنگ کا کلچ۔وہ پری پیکر آخر ایک بوڑھے آدمی کے سامنے رکی۔

"دوستوں، بہنوں اور بھائیوں" بوڑھے آدمی نے کانچ کے گلاس پہ چمچ بجاتے ہوئے جوش سے کہا۔سب لوگ جو باتوں میں مصروف تھے بوڑھے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"یہ ہے میری پیاری بیٹی مُشتقا اور آج اس کے آنے کی خوشی میں آپ سب اس شاندار دعوت کا حصہ بنے" بوڑھے نے اپنی پیاری بیٹی مشتقا کو دیکھتے ہوئے جوش سے کہا۔

کچھ لوگ مشتقا سے باتیں کرنے لگے اور کچھ شراب پی کر موسیقی کے دھن پہ ناچنے لگے۔

سافٹ سا میوزک تھا جو روح اور دماغ کو سکون دے رہا تھا۔

"مشقاجی کیسی ھیں آپ "ایک نوجوان مشقا کے سامنے کھڑا تھا۔بڑی بڑی مونچھیں اور مونچھوں میں چھپے ہونٹ۔کالی آنکھیں اور آنکھوں میں لالگی۔ جسم جیسے سالوں کی کثرت کا کمال ہو۔

بیشک وہ ایک خوبصورت مرد تھا لیکن مشقا کے تاثرات متاثر نظر نہیں تھے۔اس نے اسے ایک پل کو دیکھا تھا اور بس اس کے بعد وہ دوبارہ باتوں میں مگن ہو گئی لیکن نوجوان کے سوال کا جواب دے دیا تھا۔

"دوستوں سب بار بار یوں ایک ہی سوال نہ کریں میں بلکل ٹھیک ہوں اور آپ سب کا شکریہ کہ آپ میرے بابا کے کہنے پر اس دعوت میں شامل ہوئے "مشقا نے مسکراتے ہوئے اتنا کہا اور پھر سے کسی لڑکی سے باتیں کرنے لگی مگر لگتا تھا اس نوجوان کو مشقا کا رویہ کچھ زیادہ نہیں بھایا تھا۔

سب موسیقی کی دھن پہ ناچنے لگے تھے۔موسم نے انگڑائی لی اور تیز ہوائیں چلنے

لگیں۔بارش بھی تڑاتڑ ہونے لگی مگر محفل میں موجود لوگ ابھی بھی رقص کر رہے تھے۔کچھ مہنگی شراب کا مزہ لے رہے تھے تو کچھ باتوں میں مگن تھے۔

بادل گرجے اور اسی کے ساتھ مومنہ کی آنکھ کھل گئی۔

"میر کل رات آپ کہاں گئے تھے"مومنہ نے ناشتے کی ٹیبل پر ناشتہ لگاتے ہوئے پوچھا۔

"میں کل رات... کہیں نہیں"اس نے نظریں چراتے ہوئے جھوٹ بولا۔

باہر موسم خوشگوار تھا۔کڑک دھوپ۔

"میر صاحب آپکو یہاں ایک ہفتہ ہو گیا ھے، مجھے نہیں لگتا آپ کی گمشدگی کی کسی کو فکر ہو گی اگر ہوتی تو تھوڑی بہت خبر مل ہی جاتی" مومنہ نے ہمدردی سے اسے چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے کہا۔

"میں کل یہاں سے چلا جاؤں گا" میر نے اتنا کہا اور کچن سے نکل گیا اور مومنہ اداسی سے اسے جاتے دیکھنے لگی۔

"مجھے تواب سے محبت ہو رہی ھے" مومنہ کے دل میں ایک خیال نے جنم لیا لیکن اس نے فوراً ہی خیال کو جھٹک دیا اور کچن کی صفائی کرنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے اسے بتا دینا چاہیئے کہ میں کون ہوں اور کیوں آیا ہوں، مجھے یہاں آنے کا مقصد بتا دینا چاہیئے اور یہاں سے چلے جانا چاہیئے" وہ سوچ میں ڈوبا تھا جب اسے مومنہ کی آواز آئی وہ نیچے سے اسے پکار رہی تھی۔

بادل گرج رہے تھےاور برسنے کو تیار تھے۔

ہوائیں چلنے لگی۔ تیز... تیز... اور تیز... ہونے لگیں۔ بادل پورے جوش سے گرجے اور برسنے لگے۔ بارش کی بوندیں میر پر گررہیں تھی لیکن وہ پتھر بنا گہری سوچ میں گم تھا۔ "میر صاحب بارش ہورہی ھے اور آپ بھیگ رہیں ھیں چلیں نیچے" مومنہ چیخ کر بولی اور بنا جواب سنے واپس نیچے چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مومنہ "میر نے نیچے آتے پیار سے پکارا اور اسے سارے گھر میں تلاش کرنے لگا لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔

"اب یہ کہاں گئی "اس کے منہ سے لاشعوری طور پہ نکلا۔

"مناکالج کب سے شروع کررہے ہو؟"ایمن نے ہال میں بیٹھے موبائل پہ مسیج کرتے منا سے پوچھا۔

"تم بھی جاؤگی ساتھ میرے"اس نے بنا دیکھے طنز کیا تو ایمن ناک چھڑاتی وہاں سے چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تہہ خانے میں جاؤ۔وہ تمہارا انتظار کررہی ھے"منا کو یوں لگا جیسے کوئی پُھسپُھسارہا ہو۔اس نے لاشعوری انداز میں دائیں بائیں دیکھا مگر وہاں کوئی نہ تھا۔اُس نے اس بات کو نظرانداز کیا اور ہال سے نکل کر اپنے کمرے میں آگیا۔

"تمہارا انتظار کررہی ھے"ایک بار پھر سے اس کی کان میں بہت ہلکی سی آواز گونجی۔

اس نے سارا کمرہ چھان مارا لیکن وہاں کوئی ایسی چیز نہ ملی جو یہ آواز پیدا کررہی ہو۔منا نے جوتا پہنا اور نیچے چلا گیا۔تہہ خانے کا دروازہ گھر کے پچھلے حصے میں تھا۔

اس نے زمین پر لگا دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔نیچے جاتی سیڑھیوں پہ چلتا ہو تہہ خانے میں پہنچ چکا تھا لیکن جلد ہی وہاں سے واپس آ گیا۔ تہہ خانہ اتنا گندہ تھا جیسے صدیوں سے صفائی نہ کی ہو اور بدبو تو ناقابل برداشت تھی۔

جب اس نے تہہ خانے کا دروازہ بند کیا اس کی نظر ایک پرچی پر پڑی۔ گندہ سا کاغذ کا ٹکڑا امنا نے اٹھایا اور اپنے کمرے میں آ گیا۔

منا اپنے کمرے میں بیٹھا اس پرچی کو گھور رہا تھا۔

"میری مدد کروں مجھے آزادی چاہیئے" منا نے اس کاغذ پر لکھی تحریر پڑھی۔

"کون ھے یہ جو مجھے کچھ بتانا چاہتا ھے اور اب مدد مانگ رہا ھے"

کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"کون ھے اندر آ جاؤ" منا نے اس پرچی کو جیب میں رکھا اور اندر آنے کی اجازت دی۔

"آؤ بیٹھو سوزی" اندر آتی سوزی شدید غصے میں لگ رہی تھی۔

"کیا ہوا سوزی" منا نے اسے دیکھتے ہوئے پریشانی اور فکر سے پوچھا۔

"مومنہ !" میر اسے سارے گھر میں تلاش کر رہا تھا لیکن وہ نا جانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے زمین کھا گئی تھی یا آسمان نِگل گیا تھا کچھ سمجھ نہیں آئی۔

"مومنہ مجھے تم سے پیار ھے" وہ چلا رہا تھا اور بار بار ایک ہی جملہ دہرا رہا تھا۔

"مومنہ کو وہ تو نہیں لے گئی کیا" میر نے کرسی پہ گرتے ہوئے غصے سے خود کلامی کی۔

تیسرا باب

"میاز بول رہا ہوں، کیا مدد کر سکتا ہوں" میاز نے دوسری طرف کی بات سن کر فون رکھ دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت خوبصورت موسم تھا۔ شازی اپنی چھوٹی سی لائبریری میں کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔

"شازی میر صاحب کا دوبارہ فون آیا ہے وہاں معاملہ نازک ہے... ہمیں آج ہی جانا ہوگا" میاز نے کہا اور ایک کتاب کو اپنے بیگ میں رکھنے لگا۔

بادل گرج رہے تھے اور بارش ہونے کو تھی۔

میاز اور شیاز دونوں میر سے ملنے مومنہ کے گھر پہنچ چکے تھے۔ جب وہ وہاں پہنچے بارش ہو رہی تھی اور گلی میں کچھ بچے بارش کو انجوائے کر رہے تھے۔ میاز نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی میاز اور شیاز صاحب اندر آئیں" میر نے دروازہ کھولا تو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ دونوں شیاز اور میاز ھیں۔

میاز نے جب اندر قدم رکھا تو اچانک اس کی آنکھوں میں روشنی کا ایک دھماکہ ہوا۔ وہ وہی کھڑا سن ہو گیا جیسے کسی اور دنیا میں چلا گیا ہو۔

وہ لڑکی بھاگتی ہوئی باہر کو نکلی اور اچانک غائب ہو گئی۔ بارش ہو رہی تھی اور رات کا وقت تھا۔ میاز نے ویژن دیکھا تھا۔ عجیب سی بات اسے بھی ابھی سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میاز اندر آ بھی جاؤ کہ تمہیں اٹھا کر لانا پڑے گا" شازی نے میاز کو گھورتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تینوں لاونج میں بیٹھ کر چائے پینے لگے جو کہ میر نے بنائی تھی۔

"شروع سے بتائیں ہوا کیا تھا اور آپ کو کس طرح کی مدد چاہیئے" شازی نے چائے کا کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"جی... ہوا یہ تھا کہ میں اور میری فیملی اسی شہر کے ایک علاقے میں رہنے آئے تھے... جس گھر میں ہماری رہائش تھی لوگ اسے بھوت گھر کہتے ھیں اور بہت سی کہانیاں بھی سناتے ھیں "

وہ ایک پل کو رکا اور پھر بولا۔

یہ واقعہ اس رات کا ھے جب میں نے دوسری بار وہ سُریلی آواز سنی... کوئی لڑکی گانا گا رہی تھی۔ رات کا ایک بج رہے تھا... بارش ہو رہی تھی... گھڑی کی ٹک ٹک اور وہ سریلی آواز میرے کانوں میں گونجنے لگی۔ میں بستر سے نکلا... میرے پیروں کے درمیان ایک چھوٹا سا کاغذ کا ٹکڑا تھا۔ ویسا ہی ایک مجھے ہمارے گھر کے تہہ خانے میں بھی ملا تھا "

اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کاغذ کا ایک ٹکڑا شازی کی طرف بڑھا دیا۔

"مجھے تمہاری مدد چاہیے... مجھے آزاد کر دو "

شازی نے اس پہ لکھی تحریر پڑھی اور اسے میاز کی طرف بڑھادیا۔

"مجھے حیرانگی تھی کہ کسے میری مدد چاہیے...میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے اس سے بات کرنی چاہیے...میں نے ایک کاغذ پہ لکھا کہ مجھے میرے سامنے آکر ملو اور بتاؤ میں تمہاری مدد کیسے کر سکتا ہوں اور اس کاغذ کو میں نے تہہ خانے میں رکھ دیا۔اگلی رات جب میں سو رہا تھا کسی نے میرے پیروں کو چھوا تو میں نیند سے بیدار ہو گیا۔کمرہ مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔

"میں مشقا ہوں" اس لڑکی کی آواز مجھے میرے کمرے سے سنائی دے رہی تھی۔

میں نے لیمپ جلانا چاہا لیکن وہ شاید خراب ہو چکا تھا یا اس مشقا نامی بھوت نے کیا تھا۔میں نے کہا کہ تمھیں کیسے آراز کر سکتا ہوں...اور تم ہو کون۔

میں جان چکا تھا کہ لوگوں کی کہانیاں سچ نکلی۔وہاں سچ میں کسی لڑکی کا بھوت ہے"

میر نے اتنا کہا...سانس لی۔

وہ شہزادی سا حسن لیئے اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔اس کا خوبصورت لباس زمین پہ پھسلتا جارہا تھا۔

"مشتقا" کسی نے اسے پیچھے سے پکارا تو اس نے مڑ کے دیکھا۔ایک زوردار حملہ ہوا اس پہ حملہ کرنے والا اپنا منہ چھپا کر آیا تھا۔مشتقا زمین پہ لیٹی تڑپ رہی تھی۔اس کی سانسیں اکھڑ رہیں تھیں۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

بادل گرجنے لگے اور تیز بارش ہونے لگی۔

"یہ تو مرگئی" حملہ کرنے والے نے پریشانی سے کہا اور وہاں سے بھاگ گیا۔شاید وہ

مشتقا کو مارنے کا ادارہ کر کے نہیں آیا تھا۔

"میں مشتقا ہوں... میں انسانوں اور بھوتوں کی دنیا کے درمیان اٹک گئی ہوں اور سالوں سے یہیں ہوں... میری مدد کو کوئی نہیں آیا۔ مجھے قتل کیا گیا تھا "

اس آواز نے کہا۔ اس لڑکی کا چہرہ اندھیرے کے باعث نظر نہیں آیا لیکن یہ آواز وہی تھی جو میں پہلے بھی سن چکا تھا "

"شازی، شاید ہمیں وہ اندھیر دنیا والا جادو کرنے کی ضرورت ھے" میاز نے میر کی بات ختم ہوتے ہی کہا۔

"بس اتنا ہی نہیں ھے... مشتقا کے بھوت نے ....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی کہ بادل گرجے اور طوفونی بارش شروع ہو گئی۔

"مشتقا کے بھوت نے کہا کہ... میں مومنہ کی بھی مدد کروں لیکن مومنہ غائب ہو گئی
ھے "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میاز کی آنکھوں میں روشنی ایک اور دھماکہ ہوا۔

میر کا یہاں تک آنا اور مومنہ کا اچانک غائب ہو جانا۔ مشتقا کا میر کو یہاں بھیجنا۔ میاز ساری کڑیاں جوڑنے لگا اور آخر اسے سب سمجھ آگیا۔

"آپ یہ کہہ رہے ھیں کہ آپ بہانے سے مومنہ کے گھر آئے تاکہ اس کے ذریعے مومنہ اور مشتقا دونوں کی مدد کر سکیں لیکن مومنہ غائب ھے "

شازی نے بات کو سمجھتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہمیں مومنہ کا کمرہ دکھادیں" میاز نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

بادل گرج رہے تھے اور میر عرف مناشازی اور میاز کو مومنہ کے کمرے میں لے آیا۔ بارش پہلے سے تیز ہو چکی اور شام ہونے ہو تھی۔

"میر صاحب... سننے میں عجیب لگے گا مگر مجھے لگتا ھے مومنہ اور مشتقا دونوں ایک ہی ھیں... مشتقا ہم دونوں کو یہاں لانا چاہتی تھی تبھی اس نے مومنہ بن کر تم پہ نظر رکھی اور ایک دوسرے انسان سے ہمدردی بڑھائی... جو کہ وہ دوسرا انسان بھی خود مشتقا ہی تھی" شازی نے بلکل درست کہا تھا۔

"اس بھی اہم بات مشتقا کے علاوہ ایک اور بھوت...ایک بر اشیطانی قوتوں والا بھوت بھی اس گھر میں تھا...اور شاید مشتقا مطلب مومنہ کو قید کر کے ساتھ لے گیا اور شاید وہ دونوں اس وقت بھوت گھر میں ھیں" میاز کو کسی دوسرے بھوت کا بھی احساس ہوا تھا تبھی اس نے کہا اور کتاب نکال کر کچھ پڑھا اور ان الفاظ کو فضا میں پھونک دیا۔

بادل گرج کر اپنے ہونے کا احساس دلا رہے تھے اور پانی کے قطرے بہا رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخری باب

بادل زور و شور سے گرج رہے تھے اور بارش بھی تڑاتڑ ہو رہی تھی۔ طوفانی ہوائیں فضا میں شوں شوں سا شور پیدا کر رہیں تھیں۔

"ایمن تمہارے بھائی کو چائے دے آؤ" سویرا نے ایمن کو ٹرے پکڑاتے ہوئے کہا۔

بارش ہو رہی تھی اور لوگ اپنے گھروں میں دبک پر بیٹھے تھے۔

"ایمن تم یہاں کیوں آئی ہو" کمال کی آواز اور لہجہ پہلے جیسا نہیں تھا۔اس کی آواز بہت زیادہ اکتاہٹ بھری لگ رہی تھی۔ جیسے کوئی چیز اس بے چین کر رہی ہو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں چائے دینے....

ایمن ابھی بات مکمل کر ہی رہی تھی کہ کمال نے اس پہ حملہ کر دیا۔ایمن چیخنے لگی تو کمال نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پہ رکھ دیا۔ڈر کے مارے اس کے آنسو بہنے لگی۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

کمال کی شکل بدل چکی تھی۔اس کی آنکھیں سیاہ ہو گئیں تھیں اور اس کے دانتوں میں

خون تھا۔۔وہ شیطانی ہنسی ہنس رہا تھا۔اس کے اپنے نوکیلے دانتوں سے ایمن کا گلا پھاڑ دیا۔خون کے چھینٹے کمال کے منہ سے ٹکرائے۔

ایک درد بھری چیخ فضا میں بلند ہوئی اور ایمن کی موت ہوگئی۔ایمن کی گردن سے خون بہہ کر کمرے میں پھیل رہا تھا۔اس کی موت سے اس کا جسم زرد ہو چکا تھا۔آنکھیں باہر کو نکل آئی اور خون مسلسل بہہ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بادل برسنے لگے... کمال واپس نارمل شکل میں آگیا تھا اور کپڑے ٹھیک کر کے نیچے چلا گیا۔

"منا... منا... میر... کمال بدلا بدلا لگ رہا ہے مجھے اس میں شیطان سا نظر آیا ہے... تم جہاں بھی ہو جلدی سے واپس آجاؤ اور میں نے ایمن کی درد بھری چیخیں بھی سنی... جہاں بھی ہو جلدی واپس آجاؤ... مجھے تمہاری ضرورت ہے"

میرنے سویرا کا وائس نوٹ سنا اور اسے سمجھ آگیا کہ یہ کون ہو سکتا ھے۔سویرا بہت زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔اس کی سانس پھولی ہوئی لگ رہی تھی۔

شاید یہ مشتقا ہو۔پسینے میں ڈوبا میر شیاز اور میاز کے پاس گیا اور ہنگامی حالت میں انہیں بتانے لگا۔

اس کی سانس پھول چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تینوں بارش میں بھاگتے ہوئے آہستہ آہستہ بھوت گھر کے قریب ہو رہے تھے۔

بارش کے باعث مکمل طور پہ بھیگ چکے تھے۔

سرد ہوائیں چل رہیں تھی لیکن وہ برابر بھاگ رہے تھے۔

چٹاخ کی آواز سے بھوت گھر کا صدر دروازہ کھلا۔

وہ تینوں بھوت گھر پہنچ چکے تھے۔ بادل گرجے اور اسی کے ساتھ بارش طوفان میں بدل گئی۔

سارا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

"ایمن... سویرا... بھائی کمال کہاں ہو سب گھر میں اتنا اندھیرے کیوں ھے "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر نے ابھی اتنا کہا ہی تھا کہ کمال کہیں اوپر سے میر کے اوپر گرا۔

اس کی آنکھیں سیاہ اور سرخ ہو رہیں تھی۔

اس کا منہ شیطانی طاقت کے باعث بدل کر خوفناک ہو گیا تھا۔ سارا چہرا سیاہ ہو چکا تھا۔

"مشتاقا تم کمال کے جسم سے نکل جاؤ تمہیں یہاں سے کچھ نہیں ملے گا اگر تم نکل جاؤ تو میں تمہیں آزادی دلواؤ گا "

شازی نے آگے بڑھ کر چیخ کر کہا۔

ہوائیں چلنے لگی۔شازی کو جیسے کسی قوت نے اپنی طرف کھینچا۔وہ دیوار کی طرف کھینچا چلا جارہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ مشتاقا نہیں ھے"کوئی میاز کے کان میں پھسپھسایا تھا۔

شازی اب میاز کے برابر کھڑا تھا۔اور کمال ان کے سامنے اور میر زمین پہ بیہوش گراپڑا تھا۔

"تم مشتقاکے قاتل ہو میں تمہیں اس آئینے میں قید کرتا ہوں... قید کرتا ہوں... قید کرتا ہوں" شازی اور میاز دونوں اسے قید کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"یہ قید ہو گیا تو میں آزاد ہو جاؤں گی "

کوئی میاز کے کان میں پھر سے بولا تھا۔

بادل گرج رہے تھے۔ ہوا کے باعث گھر کا صدر دروازہ چٹاخ سے کھلا اور تیز ہوا کے جھونکے اندر آنے لگے۔ شازی اور میاز کے کپڑے ہوا میں اڑنے لگی۔ بارش کی بوندیں اندر تک آ رہی تھی۔

"تم... تمہاری کالی طاقت... ہم تمہیں قید کرتے ھیں "

شازی اور میاز نے اس بار چیخ کر کہا تھا۔ شازی کی پکڑی ہوئی کتاب سے کچھ حروف فضا

میں بلند ہوئے اور کمال کو جا ٹکرائے۔

میاز نے کتاب کو کھولا اور منتر پھونکنے لگا۔

"تم جو کوئی بھی میں تمہیں اس دوسری دنیا کے آئینے میں قید کرتا ہوں۔ تم یہاں نہیں رہ سکتے"

"یہ میرا قاتل ھے "شازی کے کانوں سے مشتقا کی آواز ٹکرائی۔

"چلے جاؤ" شازی نے غصے سے حکم دیا۔

کمال کا جسم کانپنے لگا۔اس کی آنکھوں سے سیاہ خون نکلنے لگا۔اس کی آنکھوں کی ساہی ختم ہونے لگی اور اس کا جسم ہوا میں اڑنے لگا۔

یوں لگ رہا تھا جیسے کسی بے جان جسم کو ہوا میں لٹکا دیا ہو۔ ہوا کی وجہ سے اس کا جسم کانپنے لگا۔

اس کے منہ سے کالا دھواں نکلنے لگا۔ اچانک وہ دھواں ایک خوبصورت شکل میں بدل گیا اور اس آئینے میں چلا گیا۔ وہ خوبصورت چہرہ اس کالی شیطانی قوتوں کا ایک روپ تھا جو برا ہونے سے پہلے کبھی ہوا کرتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمال کا جسم زمین پہ گر چکا تھا اور اس کے جسم پہ بہت سی چوٹیں آئیں تھیں۔

کمال اور میر کو ہوش آنے لگا۔

"شکریہ "مشتاق کی آواز میاز کے کانوں میں گونجی۔

یقیناًاب وہ آزاد تھی اور وہ اس گھر سے جاسکتی تھی۔

میر نے سویرا کو اس کے کمرے سے رسیوں کھول کے آزاد کیا اور ایمن کی لاش کو ہال میں اٹھالایا۔سویرا نے ایمن کی لاش پہ کپڑا بچھادیا۔ایمن کی لاش بہت بری حالت میں تھی۔سارا جسم زرد ہو چکا تھا اور آنکھوں میں سیاہی سی ہو گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمال اپنا آپ نوچ رہا تھا۔ایمن کی موت کو خود کو ذمہ دار سمجھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں کی میں آنسو تھے۔

کافی چیزیں ٹھیک تو تھیں لیکن سب کچھ ہمیشہ ویسا نہیں رہتا جیسا ہوا کرتا ھے۔ایمن کی موت کا دکھ شیاز اور میاز کو بھی رہے گا۔

"مومنہ مجھے تم سے پیار تھا" میر نے کھلے دروازے کو دیکھتے ہوئے اپنے من میں کہا اور کمال کو اس کے کمرے میں چھوڑنے چلا گیا۔

مومنہ اور مشتقا دونوں ایک ہی انسان تھے۔

مشتقا کا قاتل میاز اور شیاز کے قبضے میں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سویرا، میر اور کمال اسی گھر میں رہنے لگے۔

ایمن کو عزت کے ساتھ دفنا دیا گیا۔ وہ ان کے ساتھ تو نہیں تھی لیکن ان کی یادوں میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گی۔

شیاز اور میاز واپس اپنے گھر میں پہنچ چکے تھے۔

بادل برس رہے تھے اور طوفانی ہوائیں چل رہی تھی۔ہوا میں غم کی لہر تھی اور ہر طرف سناٹا تھا۔وہ لڑکی بھاگ رہی تھی۔

بھاگتی ہوئی وہ ایک سنسان سی گلی میں گھس گئی اور اس نے ایک دروازے پہ دستک دی۔

"جی میں شازی کیا مدد کر سکتا ہوں"

وہ لاش...میری ماں کی لاش...وہ لڑکی اتنا ہی کہہ سکی اور وہی دروازے پہ ہی بیہوش ہو کے گر گئی۔

"شیاز کون ھے؟ "

میاز کی آواز آئی۔

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین